رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۳ شعبان ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق یکم نومبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۰۵

احرار مباہلہ سے فرار نہیں اختیار کرتے تو کیوں شرائط کا تصفیہ نہیں کرتے؟

مولوی مظہر علی صاحب کے فریب دہ اعلان کی حقیقت

ہم نے مولوی مظہر علی صاحب اظہر کے اس اعلان کی حقیقت کھولنے کے لئے کہ:۔

"ہم مرزا محمود کی پیش کردہ شرائط کو منظور کرتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے کسی شرط پر اصرار نہیں کرتے"

لکھا تھا۔ کہ براہ مہربانی وہ شرائط شائع کر دیں۔ جنہیں منظور کرنے کا وہ اعلان کر رہے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ احرار نے ان کو صحیح طور پر سمجھ لیا ہے۔ اور وہ ان کی پابندی کرنے کے لئے فی الواقعہ تیار ہیں ؛

اس پر اظہر صاحب نے ۲۹ اکتوبر کے "مجاہد" میں اعلان کرایا ہے۔ کہ :۔ "مرزا محمود کی پیش کردہ سب شرائط مجھے منظور ہیں" اور لکھا ہے :۔ "اخبار "الفضل" کی عبارت کے معانی اور مفہوم کو میں بخوبی سمجھتا ہوں۔ اور اس کی تہ میں جو کچھ ہے۔ اس سے بھی کما حقہٗ واقف ہوں۔ اس لئے علیٰ وجہ البصیرت اس امر کا اعلان کرتا ہوں۔ کہ مرزا محمود کی پیش کردہ سب شرائط مجھے منظور ہیں"

چونکہ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ اظہر صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیش فرمودہ ان شرائط کو شائع کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ جنہیں منظور کرنے کا دعوےٰ بار بار وہ کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم ایک دو باتیں پیش کر کے ان سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ ان کے متعلق انہوں نے کیا سمجھا۔ اور کیا منظور کیا ہے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک بات یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اس مباہلہ کے موقعہ پر کسی لمبی تقریر کی ضرورت نہیں۔ صرف پندرہ منٹ اپنے عقیدہ کے بیان کرنے کے لئے کافی ہیں۔ پھر فرمایا۔ اگر احرار اسوقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے پڑھنا چاہتے ہوں۔ تو بیس پچیس منٹ اس کے لئے کافی ہیں۔ اگر وہ زیادہ وقت کی خواہش کریں۔ تو جس قدر مناسب وقت کی ضرورت ہو۔ ان کو دے دیا جائے گا۔ اور اسی قدر وقت میں ہم جواب دیں گے ؛

اظہر صاحب فرمائیں اس شرط کو احرار نے کس شکل میں منظور کیا ہے۔ وہ ۱۵ منٹ تقریر کے لئے لینگے۔ یا ۲۰ منٹ یا ۲۵ منٹ یا اس سے بھی زائد اور وہ کتنا وقت ہوگا۔ اگر ابھی تک انہوں نے یہ بات طے نہیں کی۔ تو وہ کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے تمام شرائط منظور کر لی ہیں ؛

(۲) حضرت امیر المومنین نے مقام مباہلہ کے متعلق اپنے سب سے پہلے خطبہ میں فرمایا تھا "کسی ایسے شہر میں جس پر فریقین کا اتفاق ہو جائے۔ مباہلہ ہو جائے۔ مثلاً گورداسپور میں ہی مباہلہ ہو سکتا ہے جس مقام پر انہیں خاص طور پر ناز ہے۔ یا لاہور میں اس قسم کا اجتماع ہو سکتا ہے"

اظہر صاحب فرمائیں۔ ان میں سے کونسا مقام انہوں نے منظور کیا ہے۔ اگر کوئی بھی نہیں۔ بلکہ انہوں نے اپنی طرف سے قادیان تجویز کیا ہے تو پھر وہ یہ دعوےٰ کس مونہہ سے کر رہے ہیں کہ انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تمام شرائط منظور کر لی ہیں۔ اور وہ اپنی طرف سے کسی شرط پر اصرار نہیں کرتے۔ کیا قادیان کو مقام مباہلہ تجویز کرنے کی شرط انہوں نے پیش نہیں کی اور اس پر اپنی طرف سے اصرار نہیں کیا۔ جب صورت واقعہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے ایسا کیا۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تمام شرائط منظور کرنے کا ادعا بالکل باطل ہو گیا۔ اور یہ دعوےٰ بھی کلیۃً جھوٹا ثابت ہو گیا۔ کہ احرار نے اپنی طرف سے کوئی شرط پیش نہیں کی۔

اور اصل بات یہ قرار پائی۔ کہ مباہلہ کرنے کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو مقام تجویز فرمائے تھے۔ احرار نے ان کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر جس مقام کی شرط انہوں نے پیش کی۔ اسے حضور نے منظور فرما لیا ؛

(۳) اس وقت تک مباہلہ کے متعلق ساری گفتگو اخبارات کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ اسے صدقہ بنانے اور وہ ضروری تفصیلات جو باہمی گفتگو سے ہی طے ہو سکتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ تقریروں کے لئے کتنا وقت ہونا چاہیئے۔ مجمع میں انتظام قائم رکھنے اور شور وشر روکنے کا کیا انتظام ہونا چاہیئے۔ وغیرہ۔ ان کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے تین نمائندے مقرر فرما دیئے تھے۔ اور یہ شرط پیش فرمائی تھی۔ کہ :۔

"جس وقت احرار کا آدمی ہمارے آدمی سے گفتگو کر لے۔ اور ضروری امور کا تصفیہ ہو جائے۔ اس کے پندرہ روز بعد مباہلہ ہو"

اظہر صاحب بتائیں۔ کیا احرار نے یہ شرط منظور کی۔ مجلس احرار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نمائندوں سے گفتگو کرنے کے لئے کوئی نمائندہ مقرر کیا ؟ کیا اس نمائندہ نے گفتگو کی ؟ اور کیا ضروری امور کا تصفیہ ہو گیا ؟ اگر ان میں سے کوئی ایک بات بھی احرار نے منظور نہیں کی۔ نہ کسی کو اپنا نمائندہ قرار دیا۔

اور نہ ان کے کسی نمائندے سے ضروری امور کا تصفیہ کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نمائندوں سے گفتگو کی۔

تو پھر اظہر صاحب کا بار بار اخبار میں یہ اعلان کرنا کہ ہم نے سب شرائط منظور کر لی ہیں اور یہ لکھنا۔ کہ "مرزا محمود کی پیشکردہ سب شرائط مجھے منظور ہیں" صریح دھوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ احرار نے نہ تو ابھی تک شرائط کو منظور کیا ہے۔ اور نہ شرائط کی ضروری تفصیلات فریقین کے نمائندوں کی باہمی گفتگو کے بغیر طے ہو سکتی ہیں۔ احرار اگر دیانت داری سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ مباہلہ سے فرار نہیں کرنا چاہتے۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ جلد سے جلد اپنے نمائندے مقرر کریں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نمائندوں کے ساتھ گفتگو کر کے ضروری امور کا تصفیہ کریں۔ اگر احرار فی الواقع ایک طرف تو سب کی سب شرائط منظور کر چکے ہیں اور دوسری طرف اپنی طرف سے کسی شرط پر اصرار بھی نہیں کرنا چاہتے۔ تو پھر نمائندوں کے مقرر نہ کرنے کی وجہ کیا ہے۔ ضروری امور ان کے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے اور فوراً معلوم ہو جائے گا۔ کہ احرار تمام شرائط منظور کرنے کے ادعا میں کہاں تک حق بجانب ہیں؟

جلسہ سالانہ کے لئے مزید دیگیں

خدا تعالےٰ کا رحم اور اسکی غریب نوازی ہمارے شامل حال ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کا مطالبہ روز بروز پورا ہو رہا ہے۔ جن احباب نے ابھی اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ فوراً متوجہ ہوں۔ چھٹی قسط میں حصہ لینے والوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	دیگ کا وعدہ کرنیوالے صاحب کا نام	تعداد دیگ	کس شخص کی طرف سے دیگ دیگئی	کیفیت
۱۸	جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی	ایک دیگ	اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے	جلسہ تک پہنچ جائیگی
۱۹	جناب میاں محمد یوسف صاحب پیر [illegible] لاہور	”	اپنے مرحوم والدین کیطرف سے	روپیہ نقد وصول ہوا
۲۰	لجنہ اماء اللہ امرت سر	”	لجنہ اماء اللہ امرتسر کی طرف سے	عنقریب دیگ آنیوالی ہے

اسّی میں سے اٹھاون دیگوں کا مطالبہ باقی ہے۔ امید ہے کہ بقیہ تعداد عنقریب پوری ہو جائے گی۔ احباب توجہ فرمائیں۔ اور ایک دوسرے کو تحریک کریں۔ بالخصوص سکرٹری صاحبان اور جماعت کے عہدہ داروں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی ہمہ تن کوشش کریں۔ علاوہ ازیں میں لجنات اماء اللہ کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس نوٹ کو پڑھ کر کوشش کریں۔ کہ اپنی اپنی لجنہ کی طرف سے ایک ایک دیگ جلسہ سالانہ کے لئے بنوا دیں۔ جس پر ان کی لجنہ کا نام کندہ کرایا جائیگا اور سالہا سال تک بطور صدقہ جاریہ ان کو ثواب پہنچتا رہے گا۔ ایک دیگ جس کا وزن ایک من پختہ ہوتا ہے۔ چالیس روپیہ میں بنتی ہے۔ تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھیجی جائیں۔ اور یہ تصریح کر دی جائے۔ کہ یہ دیگ کی قیمت کے روپے ہیں۔ ناظر ضیافت قادیان

نیشنل لیگوں کے چندوں کے متعلق ایک ضروری اعلان

ابھی تک ہمیں چونکہ یہ علم نہیں کہ نیشنل لیگوں کے ممبران نے اپنے ذمہ کس قدر ماہوار یا سالانہ چندہ لگایا ہے۔ اس لئے جب کسی نیشنل لیگ کی طرف سے کوئی رقم موصول ہوتی ہے تو کوئی اندازہ نہیں ہوتا۔ کہ اس لیگ کے ذمہ کتنا چندہ تھا۔ مرکزی لیگ نے ہر ایک لیگ کا الگ الگ کھاتہ کھولا ہوا ہے۔ تاکہ حساب کے دیکھنے اور سمجھنے میں سہولت ہو۔ اس اعلان کے دیکھتے ہی سکرٹری صاحبان ہمیں اپنی اپنی لیگ کے مجموعی ماہوار یا سالانہ چندہ سے آگاہ فرمائیں ہر ایک ممبر کے چندہ کی الگ الگ تشریح کی ضرورت نہیں۔ صرف اس قدر تحریر کر کے ارسال فرمائیں کہ کل ممبران کی تعداد اتنی ہے۔ جس میں سے اتنے ممبر اس قدر چندہ دینے والے ہیں اور باقی ممبران اس قدر مثلاً

نام انجمن	کل ممبران	۵ ممبران کا چندہ فی ممبر	۲۰ ممبران کا چندہ فی ممبر
الف	۳۰	۴ر سالانہ - ۴ر - ۱	۸ر سالانہ ۱۰ روپے

۵ ممبران کا چندہ فی ممبر۔ کل (۳۰) ممبران کا مجموعی چندہ سالانہ
۶ روپے سالانہ ، ۳۰ اکتالیس روپے چار آنے

یہ نمونہ کے طور پر لکھا گیا ہے۔ ہر ایک لیگ اپنے اپنے حالات کے مطابق اس قسم کا نقشہ تیار کر کے فی الفور مرکزی لیگ کو ارسال کر دے۔ امید ہے یاددہانی کی ضرورت نہیں ہوگی۔

سکرٹری دی آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور

"الفضل" کے خطبہ نمبر کی مقبولیت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات کے حلقہ اثر کو وسیع تر بنانے کے لئے خطبہ نمبر کی اشاعت کا جو انتظام کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ احباب اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ (۱) محمد علی صاحب ایجنٹ اخبار الفضل فیروز پور سے لکھتے ہیں۔ کہ خطبہ نمبر کی دس کاپیاں اصل تعداد سے زائد بھیجا کریں۔ لاہور کے ایجنٹ صاحب خطبہ کی زائد کاپیاں منگاتے ہیں۔ (۲) فضل احمد صاحب کھجور والی سے لکھتے ہیں۔ عمر الدین صاحب کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیں۔ بلکہ اگر پچھلے خطبات بھی بھیج سکیں تو بہتر ہو۔ (۳) سراج دین صاحب جگھڑیا سے لکھتے ہیں۔ ملک عبد الغنی صاحب کے نام خطبہ نمبر بھیج دیا کریں۔ دیگر دوستوں کو بھی چاہیئے کہ اس نمبر کی اشاعت میں خصوصیت سے حصہ لیں۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات تبلیغ احمدیت اور جماعت کی اعلےٰ تربیت کا نہایت مؤثر ذریعہ ہیں۔ منیجر

ترجمانِ احرار "مجاہد" کی ایک غلط بیانی کی تردید

۳۱ اکتوبر کے اخبار "مجاہد" میں غلط بیانی کی گئی ہے۔ کہ ایک شخص شیخ نور احمد صاحب نے پیر جماعت علی شاہ صاحب کے متعلق کچھ ناموزوں الفاظ استعمال کئے۔ اس کے متعلق شیخ نور احمد صاحب نے اپنا حسب ذیل بیان ہمارے پاس برائے اشاعت بھیجا ہے۔

احرار پارٹی قادیان کی طرف سے میرے خلاف جناب سید حافظ حاجی پیر جماعت علی شاہ صاحب کی توہین کا جو الزام لگایا گیا ہے۔ وہ بالکل جھوٹا ہے۔ میں نے ان کے متعلق کوئی نازیبا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اور نہ ہی استعمال کرنا پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ میں انہیں قابل احترام سمجھتا ہوں۔ اور ان کی ہر طرح عزت کرتا ہوں۔

سرزمین تثلیث میں احمدیہ مشن لنڈن کی شاندار اسلامی خدمات

ایک معزز انگریز کا دلچسپ مضمون

مرکز تثلیث انگلستان میں خدائے واحد کی عبادت کرنے کا پہلا گھر بنانے کا فخر جس سے بڑے بڑے سلاطین اور کروڑوں مسلمان آج تک محروم رہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس جماعت کو حاصل ہوا جسے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حقیقی اسلام کی نعمت نصیب ہوئی۔ اور جس نے اکناف عالم میں اشاعت اسلام اپنی زندگی کا اولین مقصد قرار دے رکھا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے مسجد احمدیہ لنڈن اور احمدیہ مشن جہاں تبلیغ اسلام۔ نو مسلموں کی تربیت۔ درس و تدریس قرآن کریم کے لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے وہاں مختلف مذہبی اور معاشرتی سوسائٹیوں کی توجہ بھی اسلام کی طرف مبذول کرانے اور انہیں اسلام کے متعلق صحیح معلومات بہم پہونچانے کا ذریعہ بن رہا ہے۔ اس کا کسی قدر پتہ فوک لور کلب کے رکن مسٹر ایس جیکسن کولمین ایف۔ آر۔ جی۔ ایس۔ ایف۔ آر۔ اے۔ آئی بیرسٹر کے اس بیان سے لگ سکتا ہے جس میں انہوں نے مسجد احمدیہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فوک لور سوسائٹی کی اسلامی اصول۔ اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنے کے متعلق ان مواقعات اور آسانیوں کا ذکر کیا ہے۔ جو انہیں امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کے ذریعہ بہم پہونچتی رہی ہیں۔ ان کا مضمون معنونہ "معز ز ساحر" دی مسلم ٹائمز، لنڈن ۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں دیا جاتا ہے:-

مختلف قوموں کے تاریخی حالات پر لیکچر

بنی نوع انسان کی مختلف عادات واطوار خصائل وشمائل کا ایک وسیع اور عمیق مطالعہ بلاشبہ نسلی مناقشات اور بین الاقوامی مناقشات کے اسباب وعلل کو دور کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔

آج سے چھ سال قبل جب میں نے پہلی دفعہ سٹی لٹریری ایونگ انسٹی ٹیوٹ گولڈ سمتھ سٹریٹ میں مختلف نسلوں اور قوموں کے تاریخی حالات اور روایات کے متعلق لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا۔ تو اس وقت میں اس بات سے ناواقف نہیں تھا۔ کہ نوع انسانی کی روایات اور عادات کا وسیع مطالعہ اور ان کا پورا پورا اندازہ وقت کی اہم مقتضیات میں سے نہیں لیکن جوں جوں ہمارا مطالعہ ترقی پذیر ہوتا گیا۔ اس بات کی بھی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ کہ ان کم وبیش رسمی لیکچروں کو زیادہ مفید بنانے کے لئے پُر مذاق اور دلچسپ سوشل مجالس کا انتظام کیا جائے۔ اسی ضمن میں ان امور کا بھی لحاظ رکھا گیا۔ کہ مختلف عجائب خانوں اور لنڈن کے دلچسپ مقامات کا دورہ کیا جائے نیز مقامی ہوٹلوں میں مختلف اقوام کے افراد کو پارٹیوں پر مدعو کیا جائے۔ ملکی نمائشوں کے مواقعات سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور دوسرے ملکوں میں تفریحی سفر کئے جائیں اس طریق سے دوسری قوموں کے اخلاق واطوار اور ان کی معاشرتی زندگی کے متعلق لوگوں میں عام دلچسپی پیدا کرنے سے ہم محسوس کر رہے تھے۔ کہ اس کے بہت مفید نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ہم مختلف النسل لوگوں میں باہمی مودت کی روح پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش میں مشغول رہے۔ اور اس طرح بین الاقوامی صلح و آشتی۔ اور حسن ظنی کے اصول کو ایک مستقل مگر انفرادی طور پر تقویت دینے میں ممد رہے ہیں:-

اسلامی روایات کے مطالعہ کی باری

جب مسلمانوں کی روایات کے مطالعہ کی باری آئی۔ تو ہمارے لئے ناممکن تھا۔ کہ ان دو ارب نفوس کو جو ایک طرف تو امریکہ سے لے کر ملایا تک اور دوسری طرف ترکستان سے لے کر کانگو تک پھیلے ہوئے ہیں اور سب کے سب بیک آواز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ نظر انداز کر دیں مسلمانان عالم کی ان جغرافیائی حدود کے علاوہ ہم یہ بھی جانتے تھے۔ کہ اسلام کے پرستار ہر جگہ موجود ہیں۔ چین۔ ہندوستان۔ فلپائن اور براعظم یورپ کے طول وعرض میں ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ہم نے محسوس کیا کہ مختلف ممالک کے مسلمانوں کے حالات و روایات کے متعلق ہماری علمی تحقیق و تدقیق ان ممالک کے اجتماعی حالات پر جن میں مسلمانوں کو پورا پورا اقتدار حاصل ہے۔ خوش کن طریق سے اثر انداز ہو گی۔ کیونکہ ہم علےٰ وجہ البصیرت جانتے تھے۔ کہ اسلام رنگ ونسل کے تمام امتیازات کو یکسر مٹا دیتا ہے۔ اور یہی ایک مذہب ایسا ہے۔ جس کی عالمگیر اخوت کی تعلیم تمام مسلمانوں کو ایک ہی سلک میں منسلک کرنے۔ اور انہیں ایک ہی لڑی میں پرو دینے کی موجب ہے۔ اور ہر فرد میں ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کا احساس پیدا کرتی ہے:-

امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن سے ملاقات

یہی وجہ تھی۔ کہ ہمیں اسلام اور اس کے ضمن میں دوسرے غیر مسیحی مذاہب کے متعلق صحیح صحیح واقفیت حاصل کرنے کی اہمیت محسوس ہوئی۔ آج سے تین سال قبل جبکہ میں ایم عبدالرحیم صاحب درد ایم اے امام مسجد احمدیہ لنڈن کے پاس اس غرض سے گیا کہ ہمیں اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کیلئے ساؤتھ فیلڈز میں سہولتیں مہیا کی جائیں۔ تو اس وقت میرے دل میں امید کے ساتھ مایوسی کے جذبات بھی موجود تھے۔ لیکن امام صاحب موصوف نے میری درخواست کو نہایت تپاک سے منظور کیا۔ اور مجھے یقین ہو گیا۔ کہ وہ ہماری خواہش کو کما حقہٗ پورا کر سکیں گے۔ چنانچہ مجرد اطلاع ملنے پر وہاں ہمارا استقبال کیا جاتا اور اس طرح ہمیں نہ صرف عقائد اسلامی سے ہی روشناس کرایا گیا بلکہ اسلامی طریق عبادت کے متعلق بھی پوری پوری واقفیت بہم پہونچائی گئی:-

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ معارف قرآنیہ مجید

شائقین کے لئے مژدہ

حال میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سورۂ فاتحہ سے جو درس القرآن شروع فرمایا ہے۔ نظارت تالیف و تصنیف کے زیر انتظام وہ مرتب کیا جا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب اخبار میں بطور ضمیمہ شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ یعنی ہفتہ میں ایک بار چار صفحہ درس کے اخبار میں ہوا کریں گے۔ چونکہ یہ ضمیمہ صرف انہی اصحاب کو بھیجا جائے گا۔ جو اس کی خریداری منظور فرمائیں گے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ احباب بہت جلد اطلاع بھیجدیں۔ کیونکہ بعد میں خریدار بننے والوں کو ابتدائی حصہ ملنا ناممکن ہو گا۔ پس پہلے سے ہی خریداری منظور فرمائی جائے۔ اس ضمیمہ کی قیمت چھ ماہ کے لئے صرف ۱۲؍ ہو گی۔ اس کے بعد ہم کوشش کریں گے۔ کہ درس ہفتہ میں دو بار یا تین بار شائع ہوا کرے۔ اسی نسبت سے قیمت میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ احباب کو اس نہایت قیمتی چیز کے حاصل کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے

اسلام کے متعلق دلچسپی

ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ساؤتھ فیلڈز میں ہماری دلکش مجلسی ملاقاتوں نے ہم میں سے اکثر لوگوں کے لئے انتہائی دلچسپیوں کا باب کھول دیا۔ متعدد احباب کو قرآن جو کہ اس وقت تک ہمارے لئے ایک بند کتاب کا حکم رکھتی تھی۔ پڑھنے کا بے حد شوق اور ذوق پیدا ہو گیا۔ اور بانی اسلام کے وطن مکہ اور مدینہ کے متعلق بھی ہماری دلچسپی روز بروز بڑھتی گئی۔ کیونکہ اسلامی روایات کے متعلق ہماری تحقیق ان امور کے متعلق واقفیت کی بدرجہ اولےٰ مقتضی تھی۔ اس ضمن میں ہم میں سے ہر ایک کو اسلامی ممالک کے لوگوں کے اوصاف و اطوار اور طرز بود و ماند کے متعلق بھی تحقیق کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ اکثر نے اس وقت سے اس امر کا فیصلہ کر لیا۔ کہ مراکو اور اسی قسم کے اسلامی ممالک کا تفریحی دورہ ہی ان کی اس تشنگی کو دور کرنے کا موجب ہو سکتا ہے تین سال متواتر امام مسجد احمدیہ لنڈن فوک لور کے طلباء کو مسجد میں اسلامی تعلیمات کا درس دیتے رہے۔ اور ہر موقعہ پر طلباء نے محسوس کیا۔ کہ انہیں اسلام کے نئے نئے پہلوؤں سے روشناس کرایا جا رہا ہے الغرض امام صاحب موصوف نے ہمیں یقین دلا دیا۔ کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اس کی مقدس روایات مسلمانوں کے لئے مایۂ صد فخر و مباہات ہیں۔ یہی نہیں ہمیں ان سے مزید اہم معلومات بھی حاصل ہوئی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ہماری سرگرمیوں سے غیر متوقع طور پر دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے ہمیں اس امر سے بھی آگاہ کیا۔ کہ عالم اسلامی کی فضا نسبتاً پُر امن اور پُر سکون ہے۔ اور اس امر کو دیکھ کر ہم میں سے بہتوں نے شرم محسوس کی۔ کہ اسلام میں صلح و امن کے اصول کی عملی کیفیت "شہزادہ امن (مسیح علیہ السلام) کے متبعین سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر پائی جاتی ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کی خصوصیت

مزید براں کیا ہم میں سے ہر شخص اس بےمثال تواضع اور مہمان نوازی سے جس کا کئی سالوں سے ہمیں نہ صرف مسجد احمدیہ لنڈن میں تجربہ ہوا۔ بلکہ شمالی افریقہ کے مور مسلمانوں کے ہاں بھی ہمیں اسی طرح لطف اندوز ہونے کا موقعہ ملا۔ قابل حیرت نہیں؟ اور کیا ہم میں سے ہر شخص اس بات کا معترف نہیں۔ کہ اسلامی ممالک میں سب سے مقدم چیز مذہب ہے۔ جبکہ باقی تمام دنیا کے پیش نظر صرف مال و زر کا جمع کرنا اور لذات دنیا میں مشغول رہنا ہے۔

ہمارے کلب رٹی فوک لور کے ترانہ کا خاص بند یہ ہے۔ "Lack of Knowledge Causes Strife and hatred Still" یعنی ناواقفیت ہی ہمیشہ منافرت و منافرت پیدا کرتی ہے۔ اور امام مسجد لنڈن نے ہمیں اسلامی اصول اور تعلیم اسلام کے متعلق واقفیت پیدا کرنے میں جو مدد دی ہے۔ ہم اسے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

احمدیت دنیا کے کناروں تک

ممالک خارجہ میں تبلیغ اسلام

از الحاج جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر

لنڈن

مسلم ٹائمز لنڈن کا تمبر شائع ہو گیا ہے۔ اس میں علاوہ دوسرے دلچسپ معلومات کے یورپ کے مسلمانوں کی کانفرنس منعقدہ جنیوا سوئٹزرلینڈ کا ذکر ہے۔ اس کانفرنس میں برطانیہ ہنگری۔ آسٹریا۔ پولینڈ۔ رومانیا۔ یگوسلاویہ جرمنی البانیہ وغیرہ ممالک کے نمائندہ نومسلم تھے۔ اور حاضرین میں یورپ میں آباد شامی۔ مصری۔ ایرانی۔ ہندوستانی۔ اور عربوں کی ایک تعداد بھی کانفرنس پانچ روز تک رہی۔ نہایت دلچسپ تقریر یگوسلاویہ کے نمائندہ کی تھی جس نے ۱۲۹۳ مساجد و مدارس کے نظام کی تفاصیل بیان کیں۔ اور آخر میں فیصلہ ہوا۔ کہ جنیوا جو مجلس اقوام کا صدر ہے۔ اس میں ایک مسجد بنائی جائے۔ امام مسجد احمدیہ لنڈن کو دعوتی تار آیا۔ جسکا جواب ہمدردی و امداد کا یقین دلانے پر مشتمل پیغام سے دیا گیا۔ اور صدر جلسہ امیر شکیب ارسلان نے امام صاحب کا تار کانفرنس کو پڑھ کر سنا دیا۔ رسالہ الاسلام نمبر ۲ جو سہ ماہی صاحبزادگان مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بی اے آنرز لنڈن کی ادارت میں شائع ہوتا ہے آ گیا ہے۔ اس میں مسئلہ نبوت پر سیر کن بحث ہے۔ اس فصاحت کی انگریزی دان ممالک میں ضرورت محسوس ہوتی تھی۔

امریکہ

مولوی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ہندوستان رخصت پر آ رہے ہیں۔ آپ نے آنے سے قبل مسجد احمدیہ کی برسی منائی اور شاندار جلسہ ہوا جس میں عبد الرحمٰن امریکن نے تلاوت قرآن کی۔ اس کے بعد دو امریکن بہنوں نے جو سفید و سیاہ نسلوں کی نمائندہ اور لجنہ اماء اللہ کی قائمقام تھیں۔ اپنے مضامین سنائے۔ جو ان کے جوش ایمان کی شاندار تشریح تھے۔ تمام امریکن ادارہ ہائے تبلیغ کے نمائندہ موجود تھے۔ مسجد بالکل بھر گئی اور صدر مجلس مذاہب عالم ڈاکٹر ملر نے اسلام اور احمدیت کی ستائش کی۔ یہ جلسہ امام مسجد احمدیہ شکاگو کی آخری تقریر پر بخیر و خوبی ختم ہوا۔

مولوی مطیع الرحمٰن صاحب نے تمام ادارہ ہائے تبلیغ امریکہ کا معائنہ فرمایا۔ اور امریکن خواتین کلب کلیولینڈ کے معائنہ سے آپ کو مسرت ہوئی۔ یہ بہنیں خوب تبلیغ کا کام کر رہی ہیں اس دورہ میں آپ نے ۱۰ لیکچر اور ۴۲ سبق دیئے۔ اور ۱۵ سعید ارواح داخلِ اسلام کیں۔

مغربی افریقہ

مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم گولڈ کوسٹ سے نائیجیریا روانہ ہو گئے ہیں۔ مولوی صاحب نے جانے سے قبل ۳ نئے مدارس کو سرکاری امدادی فہرست میں داخل کرایا ہے۔ نائیجیریا سے اطلاع آئی ہے۔ کہ امام ہاجو سے الفاشو ڈنڈے اور تین دوسرے احمدیوں کے وفد نے شہر لیگوس سے ۱۱ میل فاصلہ پر اسوڈان ریلوے سٹیشن تک تبلیغی دورہ کیا۔ اور ایک مسیحی مسلمان اور ۱۰ آدمی احمدیت میں داخل ہوئے۔ امام ڈیمبولا اور تین دوسرے احمدیوں نے ایجو بے روڈ اور آباد ان کا تبلیغی سفر کیا۔

جماعت لیگوس نئی مسجد ۲۵۰۰ پونڈ کے خرچ سے بنانا چاہتی ہے۔ زمین خرید لی گئی ہے کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے کسی وقت فرمایا تھا۔ کہ مغربی افریقہ میں ۵ لاکھ عیسائیوں کے مسلمان ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔

مشرقی افریقہ

مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج مشرقی افریقہ یوگنڈا کے دورہ سے واپس آ گئے ہیں یوگنڈا میں آپ نے شاندار کام کیا۔ ہز ہائی نس شاہ یوگنڈا سے جو بجی میں ملاقات کی اور اسلام کا پیغام پہونچایا۔ جماعت احمدیہ کینیا کا فوٹو ایسٹ افریقین سٹینڈرڈ انگریزی اخبار میں شائع ہوا ہے ۴۴۴

۴۴۴ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ ایک بڑے اخبار نے اس ملک میں جماعت کی اہمیت کو سمجھا ہے۔ ڈاکٹر شاہ نواز صاحب سنگاڈی ٹانگانیکا میں ڈاکٹر بدر الدین صاحب کی جگہ چلے گئے ہیں۔ آپ نے کوئٹہ کے زلزلہ پر ایک مضمون انگریزی میں اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ اسے ٹانگانیکا سماچار گجراتی اخبار نے بھی شائع کیا ہے۔ کینیا کالونی میں باوجود غیر احمدی مخالفت اور ہندوستان سے اشرار احرار کا لٹریچر منگوا کر تقسیم کئے جانے کے اور مکھو سلہ فیصلہ کی بحجزت اشاعت کے سلسلہ حقہ بطور ترقی کر رہا ہے۔ نیروبی میونسپلٹی نے اس سڑک کا جس پر ہماری احمدیہ مسجد ہے۔ احمدیہ روڈ نام کر دیا ہے۔ مسجد کا سامنا حصہ خوب سجایا گیا ہے اور مسجد کے عقب میں والی بال کھیلنے کو جگہ بنائی گئی ہے مشرقی افریقہ کے احمدی والدین کا بچوں پر کیا اثر ہے اس کی ایک مثال رپورٹ سے نقل کی جاتی ہے۔ کسی لڑکیوں کے مدرسہ میں دو چھوٹی بچیاں ایک احمدی اور ایک غیر احمدی پڑھتی تھیں۔ احمدی بچی نے فرصت پا کر غیر احمدی بہن سے کہا۔ بہن تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ سلسلہ احمدیہ کی سچائی تم پر ظاہر کر دے۔ غیر احمدی معصوم بچی نے ہاں کر دی۔ اور رات کو اللہ سے دعا کی۔ اور استجابت معصوم آواز کا انتظار کر رہی تھی۔ رات تھی کہ بچی۔ نیم خواب میں ایک سفید ریش مرد بزرگ ۲۲۲

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

حکومت جاپان کی حبشہ اور چین کے متعلق پالیسی

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

جاپان اور حبشہ

کوبے ۱۵ اکتوبر ۳۵ء۔ اٹلی اور حبشہ میں کھلے طور پر جنگ شروع ہو چکی ہے۔ جب سے جھگڑا چلا۔ اور جس کی اب یہاں تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ اسی وقت سے جاپانی پریس میں روزانہ مضامین شائع ہو رہے اور قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ ان تمام مضامین کے لب و لہجہ سے یہ نتیجہ نکالنا یقیناً درست ہے۔ کہ جاپانی قوم کی ہمدردی اہل حبشہ کے ساتھ ہے۔ مگر جہاں جاپان کے عامۃ الناس کے متعلق یہ اندازہ لگانے میں کوئی دقت نہیں۔ کہ ان کے دل اس جنگ کا کیا نتیجہ چاہتے ہیں۔ وہاں جاپانی گورنمنٹ کے متعلق یہ کہنا بہت مشکل ہے۔ کہ اس جنگ کے دوران میں وہ کیا اقدام کرے گی۔ یا کوئی اقدام کرے گی یا نہیں۔ اور یہ مشکل محض اسی وجہ سے نہیں۔ کہ جاپان کے محکمہ خارجیہ نے کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں کہا جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ حکومت جاپان کے ارادے اس قضیہ کے سلسلہ میں کیا ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی کہ غالباً اس وقت تک خود جاپانی حکومت نے نہیں جانتی یا اس نے فیصلہ نہیں کیا۔ کہ آیا وہ اس جنگ سے کلیۃً الگ تھلگ رہے گی۔ یا اس میں کسی قسم کا قلیل یا کثیر حصہ لے گی۔ وجہ یہ ہے۔ کہ اس جنگ سے متعلق بعض امور ایسے ہیں جو ابھی تک پوری طرح نظر کے سامنے نہیں آئے اور وہ امور ایسے ضروری ہیں۔ کہ جب تک جاپان کو ان کے متعلق کامل علم نہ حاصل ہو۔ وہ فیصلہ نہیں کر سکتا۔ کہ اُسے کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔ مثلاً ایک تو یہی بات ہے۔ کہ آیا یہ جنگ یورپ کی صورت اختیار کر لیگی یا نہیں؟ اگر کر لیگی۔ تو فرانس بالآخر کس کروٹ بیٹھے گا؟ اور جرمنی اور اپنی ذات کے درمیان برطانوی ڈھال کو یقینی طور پر حائل کر لینے کی خاطر اپنے ان تمام وعدوں اور قول و قرار کو جو اس کے اٹلی کے ساتھ ہو چکے ہیں۔ پس پشت ڈال دیگا؟ اور پھر اس کے نتیجہ میں جرمنی کا میلان کدھر ہوگا؟ آیا وہ کوئی کارروائی کریگا یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

علاوہ ازیں یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ اس وقت دنیا کی بڑی بڑی قومیں دو حصوں میں منقسم ہیں۔ ایک تو وہ اقوام ہیں۔ جن کے ماتحت بہت سے غیر علاقے اور غیر اقوام ہیں۔ یا جن کے اپنے ممالک کی وسعت بہت ہے۔ اور ساتھ پیداوار کی کثرت۔ مثلاً برطانیہ۔ فرانس۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور روس۔ دُوسری وہ قومیں ہیں۔ جن کے اپنے ملک ان کی روزانہ بڑھتی ہوئی آبادی کے مقابلہ میں تنگ اور ناکافی اور جن کی پیداوار قدرتی محدود ہے مثلاً جرمنی اٹلی اور جاپان۔ اس وقت یہ تینوں مؤخر الذکر قومیں نوآبادیوں کا بڑے زور اور اصرار سے مطالبہ کر رہی ہیں۔ اندریں حالات جاپان کے لئے یہ مشکل ہوگا۔ کہ اٹلی اور حبشہ کی جنگ کے نتیجہ میں یورپ میں ایسی صورت پیدا ہو جائے۔ کہ جرمنی اور اٹلی دونوں ازبس کمزور ہو جائیں۔ اور یہ کسی طرح بھی ان کو کوئی سہارا نہ دے۔

کیونکہ نوآبادیات کا مطالبہ کرنے میں اس وقت یہی تین قومیں متحد ہیں۔ اگر اٹلی اور جرمنی دونوں اتنے کمزور ہو جائیں۔ کہ ان کی آواز پر کسی کو کان دھرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ تو جاپان نوآبادیات کا مطالبہ کرنیوالا اکیلا ملک رہ جائے گا۔ اور اس کی آواز میں بھی زور نہ رہیگا۔ پھر جاپان کو اس بات پر بھی اچھی طرح غور کرنا ہوگا۔ کہ اگر اس نے ایبے سینیا کے ساتھ کوئی عملی ہمدردی نہ کی۔ یا بالآخر اٹلی کو کسی رنگ میں سہارا دیا۔ تو غیر یورپین اقوام کی نگاہ میں اس کی قدر و منزلت اور ہر دلعزیزی کو سخت دھکا لگے گا۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ یہ نقصان بھی ایسا ہوگا۔ کہ جاپان شاید پھر کبھی اس کی تلافی نہ کر سکے۔

بہرحال جاپان نے ابھی اپنے ارادوں کا کوئی اظہار نہیں کیا۔ سوائے اس کے کہ خواہ کوئی صورت حالات ہو۔ وہ جس قسم کا اقدام کرنا چاہے۔ اس کا اس کو حق ہوگا۔ البتہ لیگ آف نیشنز کی طرف اٹلی کے اقتصادی مقاطعہ کے پیش نظر جاپان نے یہ ضرور کہا ہے۔ کہ چونکہ جاپان لیگ کا ممبر نہیں۔ اسی لئے لیگ کے فیصلہ کا اس پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ اور وہ اپنے لئے جہاز رانی میں پوری آزادی پر مصر ہوگا۔

شمالی چین کے پانچ صُوبے

اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شمالی چین کے پانچ صوبوں میں آٹونومس حکومت قائم کرنے کے لئے بعض چینی حلقوں میں اندر ہی اندر کوششیں ہو رہی ہیں۔ تھوڑے ہی عرصہ کی بات ہے۔ کہ اس سلسلہ میں جاپانی افواج متعینہ شمالی چین کے کمانڈر نے ایک بیان دیا تھا۔ یا یوں کہئے۔ کہ ایک بیان جو اس کی طرف منسوب تھا۔ اس کی وجہ سے کوئی غلط فہمی ہوئی یا کیا۔ اب حکومت جاپان کے پریس میں یہ آیا ہے۔ کہ اس کا نظریہ یہ ہے۔ کہ چونکہ یہ سوال کہ کس قسم کی حکومت ہو۔ چینیوں کی اپنی مرضی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے جاپانیوں کو دیدہ دانستہ ایسی تحریکوں میں حصہ نہ لینا چاہئے۔ اور نہ ایسی تحریکیں کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ اسی سوال کے سلسلہ میں جاپان کے وزیر خارجہ اور وزیر مال کے درمیان مشورہ ہوا۔ بیان کیا گیا ہے کہ وزیر خارجہ کا خیال ہے۔ کہ جاپان جو کہ شمالی چین میں صرف اقتصادی حقوق رکھتا ہے اس کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ آٹونومس حکومت کے قیام وغیرہ کے معاملہ میں دخل دے۔ کیونکہ یہ ایک پولیٹیکل معاملہ ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وزیر مال اور وزیر خارجہ نے اس نظریہ پر اتفاق کیا۔ ان دونوں وزیروں نے اس بات پر بھی اتفاق کیا۔ کہ علاقہ چہار کی تحریک آزادی جاپان کے مفاد پر گہرا اثر رکھتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ٹنٹ سین میں جاپانی افواج کے ایک نمائندے نے بیان دیا ہے۔ کہ شمالی چین میں آٹونومس حکومت کے قیام کے لئے جو بھی کوئی کوشش یا کارروائی ہو۔ جاپانی فوجی محکمہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اگر کوئی شخص اپنی کسی ایسی کارروائی کو کامیاب کرنے کی غرض سے جاپانی افسروں کی طرف منسوب کرے گا۔ تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اور ساتھ ہی اس نے کہا۔ کہ جاپان ہرگز یہ برداشت نہیں کرے گا۔ پیکنگ ٹنٹ سین کے علاقہ میں کوئی ایسی کارروائی ہو۔ جس سے اس علاقہ کا امن خطرہ میں پڑ جائے۔ اور وہاں بسنے والے جاپانیوں کو نقصان کا اندیشہ ہو۔

یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ میجر جنرل ڈوئی ہارا نے جو مکدن میں سپیشل سروس کور کے کمانڈر ہیں ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ شمالی چین میں آٹونومس حکومت کامیابی کے ساتھ قائم نہیں کی جا سکتی۔ جب تک ان کے [illegible] کو کوئی بیرونی امداد حاصل نہ ہو۔

چین کے متعلق جاپان کی نئی پالیسی

وانگ کے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دینے اور پھر اس استعفیٰ کو واپس لینے کے بعد چین اور جاپان کے آپس کے تعلقات کو بہتر بنانے کی غرض سے بعض معین تجاویز برائے غور جاپانی حکومت کے سامنے پیش کی تھیں۔ اب جبکہ چینی سفیر متعینہ جاپان چین کو اس غرض سے جا رہا ہے۔ کہ وہ سنٹرل ایگزیکٹو اور کاؤمن ٹنگ کنٹرول کمیٹیوں کے اجلاس میں شرکت کرے۔ وہ اس بات کا مطالبہ کر رہا ہے کہ اس کی مراجعت سے پہلے ان امور کا اسکو جواب دیا جائے۔ تاکہ وہ اس جواب کو لے جا کر چین میں پیش کر سکے۔ وزیر خارجہ جاپان نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ سفیر چین کی روانگی سے پہلے جواب دیدیں گے۔

ساتھ ہی میجر جنرل اوکی مورا جو جنرل سٹاف کے سیکنڈ ڈیپارٹمنٹ کے ڈائرکٹر ہیں۔ اور موری شیما جو جاپانی وزارت خارجہ کے ایسٹ ایشیا بیورو کے افسر اعلےٰ ہیں۔ دونوں چین جا رہے ہیں۔ ایک اس غرض سے کہ وہ چین کے بارہ میں جاپان کی نئی پالیسی سے جاپانی فوجی حکام کو مانچاؤکو اور شمالی چین میں آگاہ کریں۔ اور دوسرے اس غرض سے کہ وہ چین میں جاپان کے محکمہ خارجہ کے نمائندوں کو اس پالیسی سے آگاہ کریں۔

جب ایک طرف تو شمالی چین میں آٹونومس حکومت قائم کرنے کے لئے کچھ کھچڑی سی پک رہی ہے۔ اور دوسری طرف سر فریڈرک لیتھ راس اپنے کام میں خاموشی سے منہمک ہیں۔ اور ساتھ ہی جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جاپان کے بھی فوجی ڈپلومیٹک اور مالی حلقوں میں بھی سرگوشیاں ہو رہی ہیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس حصہ دنیا میں حالات کسی فیصلہ کن مرحلہ کی طرف سرعت کے ساتھ حرکت کر رہے ہیں۔

درخواست دعائے مغفرت

خاکسار کی بڑی لڑکی کنیز فاطمہ بیگم جس کی شادی کو چھ ماہ ہوئے۔ قریباً تین ماہ بیمار رہ کر بمقام گوجرانوالہ ۲۶ اکتوبر کو فوت ہو گئی۔ مرحومہ نہایت نیک اور سلسلہ سے سچا اخلاص رکھتی تھی۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے واسطے جنازہ غائب پڑھا جائے۔ اور اس کی مغفرت اور ہمارے واسطے صبر جمیل کی دعا کی جائے۔ خاکسار شیخ محمد حسین وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملتان

احراریوں کے جھوٹے الزام کا دندان شکن جواب

افترا کرنا تمہاری شان ہے جو تمہاری بات ہے بہتان ہے

میں نہ احراری ہوں نہ احمدی۔ ہاں احرار اور ان کے ہمنواؤں کے پروپیگنڈے سے متاثر ضرور ہوں۔ جو وہ ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ مجھے ذاتی تجربہ سے یہ صاف واضح ہو چکا ہے۔ کہ یہ لوگ رائی کا پہاڑ بنا کر اپنا اُلو سیدھا کرنے میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ فی الحال میں پبلک کے سامنے صرف ایک ہی واقعہ پیش کرتا ہوں۔ جو میری ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جس سے بہ اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کس طرح غلط الزام لگانا احراریوں کا شیوہ اور سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کر دکھانا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ اصل واقعہ یوں ہے۔ کہ قادیان میں اسلامی قبرستان کے نزدیک ایک گوردوارہ ہے۔ جس کی حدبندی بذریعہ افسران مال جب ہماری طرف سے کرائی گئی۔ تو معلوم ہوا کہ مسلمانوں نے کچھ قبریں گوردوارے کی حدود کے اندر بھی بنا رکھی ہیں۔ میں اور گوردوارہ کمیٹی کے چند ذمہ دار اصحاب جب چند آدمی اپنے ہمراہ لے کر اس حدبندی کو مضبوط کرنے کی غرض سے گئے۔ تو احراریوں نے قبرستان کی بے حرمتی کے بہانہ سے ایک نیا فتنہ کھڑا کرنا چاہا۔ اور ایک پتھر سے دو شکار کرنے کی غرض سے یہ مشہور کیا۔ کہ گیانی ہری سنگھ اور چودہری فتح محمد صاحب سیال نے سازش کر کے قبرستان کا کچھ حصہ گوردوارے کے ساتھ شامل کر لیا ہے۔ تاکہ مسلمان جوش میں آ کر گڑبڑ پیدا کریں۔ اور اس طرح ایک اور نئے جھگڑے کی بنیاد پڑ جائے۔ یہ الزام مجھ پر جمعہ کے خطبہ میں عام مسلمانوں کے مجمع میں لگایا گیا۔ اس الزام تراشی کا مقصد صرف یہ تھا۔ کہ عام مسلمانوں کو قبرستان کی بے حرمتی کے بہانہ سے احمدیوں کے خلاف بھڑکایا جائے۔ اور مجھے دجو کہ قادیان میں تحریک احرار کو بنظر عمیق مطالعہ کر رہا تھا۔ اور میرے مطالعہ کے نتائج کچھ کچھ احراریوں پر بھی ظاہر ہو کر انہیں خوف زدہ کر رہے تھے) عوام کی نظروں میں گرانا تھا۔ باوجود اس کے کہ سنگھ سبھا کے چند ذمہ دار اصحاب کی طرف سے احراریوں کو یقین دلایا گیا۔ کہ گیانی ہری سنگھ کسی سازش میں شامل نہیں۔ بلکہ اس نے لوکل کمیٹی اور شرومنی کمیٹی کے سامنے قبرستان کے احترام کا خیال رکھتے ہوئے اس زمین کو چھوڑ دینے کی سفارش کی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ چھوڑ دی گئی۔ مگر باوجود اس کے احراریوں نے مجھ پر لگائے گئے الزام کی تردید کا بخوشی وعدہ کرنے کے باوجود تردید نہ کی۔ بلکہ امرتسر سے ایک دو ورقی اشتہار شائع کر کے اس کی تائید مزید کی۔ جس کی اصل وجہ یہ تھی۔ کہ اس تردید سے اس پروپیگنڈے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ جو وہ احمدیوں کے خلاف کر رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے حق و حقیقت کے خلاف تردید نہ کی۔ اور چپ سادھ لی

اس لئے میں بذریعہ اشتہار یہ مشتہر کرنے پر مجبور ہوں۔ کہ قبرستان کی بے حرمتی کا ڈھونگ من گھڑت ہے۔ اور بات کا بتنگڑ بنایا گیا ہے۔ یہاں نہ کوئی ایسی سازش ہوئی اور نہ ہی کسی کو اس کا خیال گذرا۔ اور نہ ہی کسی کے دل میں قبرستان کی بے حرمتی کا خیال تھا۔ بلکہ یہ مخالفانہ پروپیگنڈا ہے۔ میرے بہت سے ہندو مسلم سکھ بھائی اس غلط فہمی میں میری طرح مبتلا ہو کر احرار کا ساتھ دے رہے ہیں۔ کہ یہ قوم پرست جماعت ہے۔ اور ان کے دل میں ملک کا درد ہے۔ کاش کہ ان کی آنکھیں کھلیں۔ اور وہ اچھی طرح دیکھ سکیں۔ کہ فرقہ وارانہ جھگڑے اور فسادات قومی و ملکی بہتری کے منافی ہی نہیں۔ بلکہ زہر قاتل ہے اور یہ جماعت احرار اس وقت ملک میں فرقہ وارانہ جھگڑوں کی بنیاد ڈال رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ احمدیوں کی حکومت پرستی قوم و ملک کو وہ نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جو فرقہ وارانہ منافرت پہنچا سکتی ہے اس لئے تمام برادران ملت کو چاہیئے۔ کہ منافرت کو کچل دیں۔ اور احرار کے جھوٹے پروپیگنڈے سے

([illegible] قادیان)

ضروری گذارش

شیخ غلام احمد صاحب نومسلم جو سلسلہ احمدیہ کے پرانے واعظ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین صحابیوں میں سے تھے ۱۲/ اکتوبر کو فوت ہو چکے ہیں جو دوست اور بزرگ شیخ صاحب مرحوم کے حالات زندگی سے واقف ہوں۔ اور ان کو کوئی ایسا واقعہ معلوم ہو۔ جو دوسروں کے لئے مفید ثابت ہو سکے۔ تو تحریر فرما کر ارسال کر دیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ ایسے واقعات ایک جگہ جمع کر دوں۔ ممکن ہے اس ذریعہ سے بعض سعید روحوں کو فائدہ پہنچ سکے۔

(حافظ) عبد الجلیل خان میڈیکل پریکٹیشنر اندرون موچی دروازہ۔ لاہور)

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

جن خریداروں کا چندہ ۱۶/ اکتوبر ۱۹۳۵ء سے ۵/ نومبر ۱۹۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا تھا ان کی بقیہ فہرست مندرجہ ذیل ہے۔ اس لئے خریدار اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی یا محاسب میں بھیج دیں۔ ورنہ شروع نومبر ۳۵ء کے پہلے ہفتہ میں ان کے نام وی پی ہونگے۔ وصولی کے لئے تیار رہیں۔ مینجر

۱۱۰۰۸ - حافظ عبد الرحمٰن صاحب
۱۱۰۰۹ عبد الغفار صاحب
۱۱۰۱۴ - محمد منظور احمد صاحب
۱۱۰۱۵ چوہدری کمال الدین صاحب
۱۱۰۲۴ سید شاہ عبد اللہ صاحب
۱۱۰۲۷ قاضی محمد حسین صاحب
۱۱۰۴۳ عبد الرزاق صاحب
۱۱۰۴۸ چوہدری گل گلستان صاحب
۱۱۰۵۰ محمد عبد الجبار صاحب
۱۱۰۵۱ راجہ مشتاق احمد خان صاحب
۱۱۰۵۲ - ایس اے منعم صاحب
۱۱۰۵۳ - منشی رحمت علی صاحب
۱۱۰۶۳ - اے ۔ ڈی پال
۱۱۰۶۴ غلام رسول صاحب
۱۱۰۶۸ محمد خان صاحب
۱۱۰۵۶ - حاجی محمد بشیر صاحب
۱۱۰۹۳ خواجہ عبد الحمید صاحب
۱۱۱۱۰ ام کلثوم بیگم صاحبہ
۱۱۱۴۸ غلام مرتضیٰ صاحب
۱۱۲۰۳ گل محمد خان صاحب
۱۱۲۱۸ عبد الرحمٰن صاحب
۱۱۲۴۰ قاضی عطاء اللہ صاحب
۱۱۲۴۱ ڈاکٹر احمد ثناء اللہ خان صاحب
۱۱۲۴۲ غلام حیدر صاحب
۱۱۲۴۷ غلام رسول صاحب
۱۱۲۴۹ اسماعیل صاحب
۱۱۲۵۵ منشی گلاب الدین صاحب
۱۱۲۶۲ میراں بخش صاحب
۱۱۲۶۵ محمد بشیر صاحب
۱۱۲۹۰ فتح محمد صاحب
۱۱۲۹۳ محمد علی صاحب
۱۱۲۹۷ میاں محمد بخش صاحب
۱۱۳۰۳ محمد شفیع صاحب
۱۱۳۰۴ چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۳۰۶ رام تک لال صاحب
۱۱۳۱۰ محمد بخش صاحب
۱۱۳۱۵ چوہدری محمد ابراہیم صاحب
۱۱۳۱۶ - منشی برکت علی صاحب
۱۱۳۴۰ امیر بخش صاحب
۱۱۳۴۷ - سید سلیم شاہ صاحب
۱۱۳۵۰ مرزا محمد افضل صاحب حکیم
۱۱۳۵۱ امۃ اللہ صاحبہ
۱۱۳۵۲ دی لائبریرین
۱۱۳۶۳ مولوی محمد سلیمان صاحب
۱۱۳۷۹ سلیم اللہ خان صاحب
۱۱۳۸۶ میسرز احمد اینڈ کو
۱۱۳۸۹ ماسٹر عبد الحمید خان صاحب
۱۱۰۲۹ عبد الکریم صاحب
۱۱۰۳۱ ڈاکٹر ایس اے صوفی
۱۱۴۰۴ عبد الغنی صاحب

116

وصیتیں

نمبر ۴۲۰۳ :- منکہ عبد الرحمٰن ولد سلطان علی صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت فوج عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن وسمور یہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱/۷ صبح ۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میری ماہوار آمد ۲۰/- ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو میں جس قدر روپیہ جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ میرے متروکہ کے وصیت کے حصہ کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا

العبد :- عبد الرحمٰن فوجی لیس نائک ۲/۲ پنجاب رجمنٹ جالندھر چھاؤنی حال رخصتی دارو مری ضلع راولپنڈی ۱/۷ ۳۵

گواہ شد :- سعد الدین احمدی بی اے ڈی۔ آئی مدارس حلقہ کوہ مری۔

گواہ شد :- سلطان علی احمد والد عبد الرحمٰن

نمبر ۳۹۵۴ :- منکہ سردار بیگم زوجہ چوہدری محمد علی صاحب مرحوم بنت چوہدری غلام احمد خان صاحب کاہلوں گروہ ساکن سٹروعہ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۳۲ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد منقولہ از قسم زیورات -/۳۰۰ روپیہ کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتی ہوں۔ اور مبلغ -/۳۰ جو حصہ وصیت بنتی ہے۔ میں اس سال ۱۹۳۲ء کے اندر کل رقم بالمقطع ادا کر دوں گی۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبدہ :- سردار بیگم بقلم خود ۵/۳۲ ۱۹

گواہ شد :- سید محمد علی شاہ محصل ۵/۳۲ ۱۹

گواہ شد :- ججو خان امیر جماعت احمدیہ سٹروعہ ۵/۳۲ ۱۹

اعلان معافی

میاں نور محمد ولد کرم الٰہی صاحب ساکن گوجرانوالہ حال کراچی کو ان کی ایک غلطی کی پاداش میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت احمدیہ سے خارج کیا گیا تھا اب ان کے پشیمان ہونے اور جماعت سے درخواست اظہار ندامت کرتے ہوئے معافی طلب کرنے پر حضرت امیر المومنین کی منظوری سے معاف کیا جاتا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

اٹلی اور ابے سینیا کی جنگ کی خبریں

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ سرسیموئل ہور وزیر خارجہ برطانیہ نے لیگ کی تعاونی کمیٹی میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مسٹر انٹونی ایڈن ان سے پہلے ہی جنیوا روانہ ہو جائینگے۔

روما ۲۹ اکتوبر۔ اٹلی نے لیگ کی تعزیری کارروائی کی مدافعت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اطالوی گورنمنٹ اٹلی میں ان ممالک کی اشیاء کی درآمد روک دے گی جنہوں نے اس کا اقتصادی مقاطعہ کر رکھا ہے۔ گوشت کی درآمد چھ ماہ کے لئے بند رہے گی۔

اوسلو (ناروے) ۲۹ اکتوبر۔ حکومت ناروے نے لیگ کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ اٹلی کی اشیائے درآمد اور ناروے سے بعض دھاتوں اور اجناس کے بھیجنے پر پابندیاں عائد کرنے کو تیار ہے۔

بریرا (برٹش سمالی لینڈ) ۲۹ اکتوبر۔ ماکیل میں زبردست لڑائی کے پیش نظر ابی سینیا کی بہت سی فوجیں اوگاڈن کی افواج کو کمک پہونچانے کی غرض سے جا رہی ہیں۔ ابی سینیا کی افواج کو یقین ہے۔ کہ وہ اٹلی کی فوجوں کا بخوبی مقابلہ کر سکیں گی۔ اور غیر معین عرصہ کے لئے اطالوی افواج کی پیش قدمی کو روک دینگی جیجیگا کی سول آبادی ہوائی بمباری کے خوف سے شہر کو خالی کر رہی ہے:۔

عدیس آبابا ۲۹ اکتوبر۔ حبشہ کی شاہی کونسل نے حبشہ کی افواج کے کمانڈر راس سیوم کو یہ مشورہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ ماکیل پر اٹلی کی افواج کا زبردست مقابلہ کرے۔ لیکن ناکامی کے امکان کی صورت میں پیچھے ہٹنا شروع کر دے کیونکہ ایڈی گریٹ سے ماکیل تک تمام فوجوں کو منظم کرنا بہت مشکل ہوگا۔ کونسل کے اس فیصلہ کے پیش نظر عین ممکن ہے۔ ماکیل اٹلی کے ہاتھ آجائے۔

روما ۲۹ اکتوبر۔ ابے سینیا کے جنوبی محاذ پر ہوائی حملے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ ابی سینیا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اطالوی طیاروں نے منگالو پر حملہ کیا۔ اور جہاں جہاں ابے سینیا ۴۴ کے فوجی دستے جمع تھے۔ وہاں شدید بمباری کی اہل حبشہ نے طیاروں کو گرانے والی مشینوں سے حملوں کا جواب دیا لیکن دو مشینیں ناکارہ کر دی گئیں۔ اور اس کے بعد سخت بمباری ہوئی:۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پورٹ آدریس (جزائر غرب الہند) ۲۹ اکتوبر۔ جزائر غرب الہند کے جنوب مشرقی علاقہ میں سخت طوفان آیا۔ جس سے دو ہزار کے قریب اشخاص ہلاک ہوئے۔ تین ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے۔ فصلوں اور جائیداد کو بھی بہت نقصان پہونچا۔

بمبئی ۲۹ اکتوبر۔ اٹلی اور ابے سینیا کی جنگ کی وجہ سے اشیائے خوردنی کی چیزیں گراں ہو رہی ہیں۔ اور تاجر ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر یہی صورت حالات رہی۔ تو حکومت بمبئی نرخوں کو کم کرنے کے لئے مناسب کارروائی عمل میں لائے گی۔

سرینگر ۲۹ اکتوبر۔ گذشتہ شب شہر کے وسط میں آگ لگ جانے سے آٹھ مکان تباہ ہو گئے ہیں۔ بہت مشکل سے آگ کو فرو کیا گیا۔ نقصان کا اندازہ پچاس ہزار روپے سے زائد ہے۔

میڈرڈ (سپین) ۲۹ اکتوبر۔ ہسپانیہ کے بعض بڑے بڑے افسروں پر رشوت ستانی کا الزام ثابت ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ نے ان سے استعفے طلب کئے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ہسپانوی گورنمنٹ مستعفی ہو گئی ہے۔

بمبئی ۲۹ اکتوبر۔ ڈاکٹر امبیدکار ایک آل انڈیا ہریجن کانفرنس ناگپور یا بمبئی میں طلب کرینگے۔ جس میں اس امر کا فیصلہ کیا جائیگا کہ ہندو مذہب چھوڑ کر کونسا مذہب اختیار کیا جائے:۔

ٹین سٹین (چین) ۲۹ اکتوبر۔ جاپانی قونصل نے چینی حکام کو تنبیہ کی ہے۔ کہ چونکہ چین نے جاپان کے خلاف پراپیگنڈا کو بند کرنے کا وعدہ پورا نہیں کیا۔ اس لئے پیچیدہ صورت حالات پیدا ہونیکا خدشہ ہے:۔

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ گورنمنٹ نے قطعی طور پر فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اپریل ۳۶ء میں سندھ علیحدہ صوبہ بنا دیا جائیگا:۔

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ آج پنجاب میں راؤ بہادر چودھری چھوٹو رام کے مسودہ قانون تحفظ مقروضین پر بحث ہوئی۔ بہت سے ہندو ممبروں نے اس کی مخالفت کی۔ بل کو سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک پاس ہو گئی۔

گجرات ۲۹ اکتوبر۔ جہلم کی آتشزدگی کی تفصیلات مظہر ہیں۔ کہ بڑے بازار کی ۵۰ دکانیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ دس اور پندرہ لاکھ کے درمیان لگایا جاتا ہے۔ نقصان جان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی:۔

پٹنہ ۲۹ اکتوبر۔ ضلع مونگھیر کے ایک گاؤں میں ہندوؤں نے مسجد کے سامنے باجا بجانے پر اصرار کیا۔ جس کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ اور ایک مسلمان فوت اور بہت سے اشخاص مجروح ہوئے:۔

امرت سر ۲۹ اکتوبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۸ آنے۔ نخود تیار ۲ روپے ۲ آنے ۶ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے۔ چاندی دیسی ۶۶ روپے ۴ آنے ہے:۔

گجرات ۲۹ اکتوبر۔ ضلع اٹک کے ایک گاؤں میں سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہو گیا۔ صورت حالات زیادہ تشویشناک نہیں:۔

برلن ۲۹ اکتوبر۔ سمندر میں سخت طوفان آنے کی وجہ سے چھ جرمنی جہازوں کے ۵۱ ملاح غرق ہو گئے:۔

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں لیکھوتی جین نے لڑکیوں کے لئے پرائمری کی لازمی تعلیم کا مسودہ پیش کیا اور تحریک کی۔ کہ مسودہ برائے استصواب رائے عامہ مشتہر کیا جائے۔ چنانچہ بل کو مشتہر کرنے کی تحریک بلا مخالفت پاس ہو گئی

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ لاہور کے نو مسلموں نے سینئر سب جج لاہور کی عدالت میں گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرت سر کے خلاف مسجد شہید گنج کی دخل یابی کے لئے دعوے دائر کر دیا ہے۔ اور عرضی میں لکھا ہے۔ کہ بصورت دیگر عدالت یہ قرار دے۔ کہ مسجد چونکہ صرف نماز و عبادت کے لئے وقف ہے۔ اس لئے مدعا علیہم اُسے کسی دوسرے مصرف میں نہیں لا سکتے۔

کوئٹہ ۲۹ اکتوبر۔ کوئٹہ کی مشاورتی کمیٹی کے ارکان سے آج ایک سو شہریوں کے وفد نے ملاقات کی۔ اور اپنی شکایات پیش کیں۔ کمیٹی کے ارکان نے وفد کی معروضات کو ہمدردی سے سُنا:۔

راولپنڈی ۲۹ اکتوبر۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کی سوشلسٹ کانفرنس نے کانگرس سے تمام تعلقات منقطع کرنے کا ریزولیوشن پاس کر دیا۔

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ زنجبار کے ہندوستانیوں کا ایک وفد ہندوستان آنے والا ہے۔ حکومت زنجبار نے وہاں کے ہندوستانیوں کی شکایات دور کرنے کے سوال پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ برطانیہ میں سخت طوفان کے نتیجہ میں سترہ مرد اور عورتیں دریائے ٹیمز میں گر گئیں اور چھ کشتیاں غرق ہو گئیں۔

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کے سکولوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کو تیسری جماعت سے اردو میں تعلیم دئے جانے کا حکم صادر ہوا ہے۔ نیز اس امر کی تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے سکول کی گرانٹ بند کر دی جائیگی

ٹیونس (بذریعہ ڈاک) اطالوی سمالی لینڈ میں اٹلی کی طرف سے مسلمانوں پر سخت مظالم کئے جاتے ہیں۔ اٹلی نے تمام سکولوں اور مساجد کو حکماً بند کر دیا ہے۔ اور مارشل لاء نافذ کر دیا ہے۔ متعدد مساجد کو فوجی ہیڈ کوارٹروں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جہاں کہیں چار یا چار سے زیادہ عرب پھرتے نظر آتے ہیں۔ انہیں گولی کا نشانہ بنا دیا جاتا ہے۔

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ گزشتہ شب شاہی محلہ لاہور میں چار سکھوں اور ہندوؤں نے ایک مسلمان لڑکے پر کرپان سے حملہ کر دیا

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا + ایڈیٹر غلام نبی